بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۹ ظہور ۱۳۴۴ ش ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۸۵ ھ ۱۹ اگست ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۸ اگست بوقت ۷½ بجے صبح

کل بعد دوپہر سے حضور کو ضعف کی تکلیف زیادہ رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔ — احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اخبار احمدیہ

— • مجلس انصار اللہ ضلع نواب شاہ کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۲۸-۲۹ اگست بروز ہفتہ، اتوار رحمٰن آباد میں منعقد ہو رہا ہے جس میں انشاء اللہ العزیز محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب قائد اصلاح و ارشاد مجلس مرکزیہ اور مولانا عبدالمالک خان صاحب بھی شرکت فرمائیں گے۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

— • مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سنگاپور نے اطلاع دی ہے کہ وہ اعصابی تکلیف اور کثرت پیشاب وغیرہ عوارض کے باعث بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق سے نوازے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

— • ربوہ ۱۸ اگست۔ مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر نظارت اصلاح و ارشاد کو کچھ عرصہ سے خونی بواسیر کی شکایت ہے۔ آج آپ بغرض علاج لائل پور جا رہے ہیں۔ وہاں کل انشاء اللہ تعالیٰ اپریشن ہوگا احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا اپنے اندر زبردست تاثیر رکھتی ہے لیکن یہ زبانی بک بک کا نام نہیں ہے

ضروری ہے کہ دل خوف خدا سے بھر جائے اور روح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گر پڑے

"یاد رکھو کہ یہ دعا زبانی بک بک کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ چیز ہے کہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جاتا ہے اور دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے اور اپنی کمزوریوں اور لغزشوں کے لئے قوی اور مقتدر خدا سے طاقت اور قوت اور مغفرت چاہتی ہے اور یہ وہ حالت ہے کہ دوسرے الفاظ میں اس کو موت کہہ سکتے ہیں۔ جب یہ حالت میسر آجاوے تو یقیناً سمجھو کہ باب اجابت اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور خاص قوت اور فضل اور استقامت بدیوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقلال کے لئے عطا ہوتی ہے۔ یہ ذریعہ سب سے بڑھ کر زبردست ہے۔

مگر بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت اور حالت سے محض ناواقف ہیں اور اسی وجہ سے اس زمانہ میں بہت سے لوگ اس سے منکر ہو گئے ہیں کیونکہ وہ ان تاثیرات کو نہیں پاتے اور منکر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہونا ہی ہے۔ پھر دعا کی کیا حاجت ہے۔ مگر میں خوب جانتا ہوں کہ یہ تو نرا بہانہ ہے۔ انہیں چونکہ دعا کا تجربہ نہیں اس کی تاثیرات پر اطلاع نہیں اس لئے اس طرح کہہ دیتے ہیں۔ ورنہ اگر وہ ایسے ہی متوکل ہیں تو پھر بیمار ہو کر علاج کیوں کرتے ہیں؟ خطرناک امراض میں مبتلا ہوتے ہیں تو طبیب کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔ بلکہ میں سچ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ چارہ کرنے والے یہی ہوتے ہیں۔ سید احمد خاں بھی دعا کے منکر تھے لیکن جب ان کا پیشاب بند ہوا تو دلی سے معالج ڈاکٹر کو بلایا۔ یہ نہ سمجھ لیا کہ خود بخود ہی پیشاب کھل جاوے گا۔ حالانکہ وہی خدا ہے جس کے ملکوت میں ظاہری دنیا ہے جبکہ دوسرے اشیاء میں تاثیرات موجود ہیں تو کیا وجہ ہے کہ باطنی دنیا میں تاثیرات نہ ہوں۔ جن میں سے دعا ایک زبردست چیز ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۲۶۳-۲۶۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۶۵ء

عقیدۂ نزولِ مسیحؑ کے نقصانات

"قادیانی اور باب کعبہ" کے زیر عنوان ہفت روزہ صدق جدید ۶؍اگست ۶۵ء میں ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس کو ہم اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔ اس مراسلہ پر جو نوٹ صدق جدید کے فاضل مدیر مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی نے دیا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو۔

"سوال کے رسائل کوئی نامی نہیں ایک صاحب علم اہل قلم اور جمعیۃ العلماء سے مخصوصی رابطہ رکھنے والے ہیں موضوع ایسا ہے کہ اس کو چھیڑنا بھڑ کے چھتے کو چھیڑ دینا ہے۔ براہ کرم آئندہ جو صاحب بھی لکھیں قلم کی سنجیدگی و متانت کے تقاضوں کو پوری طرح ملحوظ کر کے لکھیں۔"

(صدق جدید ۶؍اگست ۶۵ء)

اس نوٹ سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ اب سنجیدہ اہل علم حضرات اس بات کو محسوس کرنے لگے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و نزول کے عقیدہ سے جو الجھن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی صورت میں پیدا ہوتی ہے وہ خاص اہمیت رکھتی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع ہی سے مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی کوشش کی ہے۔ اور اپنی تصانیف میں بار بار اس کا ذکر کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"اس جگہ بڑے شبہات یہ پیش آتے ہیں کہ جس حالت میں مسیح ابن مریم اپنے نزول کے وقت کامل طور پر امتی ہوگا۔ تو پھر باوجود امتی ہونے کے کسی طرح سے رسول نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ رسول اور امتی کا لفظ متبائن ہے۔ اور نیز خاتم النبیین ہونا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے۔ ہاں ایسا نبی جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتا ہے۔ اور نبوت تامہ نہیں رکھتا جس کو دوسرے لفظوں میں محدث بھی کہتے ہیں وہ اس تحدید سے باہر ہے۔ کیونکہ وہ بباعث اتباع اور فنا فی الرسول ہونے کے جناب ختم المرسلین کے وجود میں ہی داخل ہے جیسے جزو کل میں داخل ہوتی ہے۔ لیکن مسیح ابن مریم جس پر انجیل نازل ہوئی جس کے ساتھ جبرئیل کا بھی نازل ہونا ایک لازمی امر سمجھا گیا ہے کسی طرح امتی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ اس پر اس وحی کا اتباع فرض ہوگا جو وقتاً فوقتاً اس پر نازل ہوگی۔ جیسا کہ رسولوں کی شان کے لائق ہے اور جب وہ اپنی وحی کا متبع ہوا اور جو نئی کتاب اس پر نازل ہوگی اور اسی کی اس نے پیروی کی تو پھر وہ امتی کیونکر کہلائے گا۔ اور اگر یہ کہو کہ جو احکام اس پر نازل ہوں گے وہ احکام قرآنیہ کے مخالف نہیں ہوں گے۔ تو میں کہتا ہوں کہ محض اس توارد کی وجہ سے وہ امتی نہیں ٹھہر سکتا۔ صاف ظاہر ہے کہ بہت سا حصہ توریت کا قرآن کریم سے بکلی مطابق ہے۔ تو کیا نعوذ باللہ اس توارد کی وجہ سے ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ کی امت میں سے شمار کئے جائیں گے۔ توارد اور چیز ہے اور محکوم بن کر تابعدار ہو جانا اور چیز ہے ہم ابھی لکھ چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا۔ بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے۔ جو اس پر بذریعہ جبرئیل نازل ہوتی ہے۔ اب یہ سیدھی سیدھی بات ہے کہ جب حضرت مسیح ابن مریم نازل ہوئے اور حضرت جبرئیل لگاتار آسمان سے وحی لانے لگے اور وحی کے ذریعہ سے انہیں تمام اسلامی عقائد اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور جمیع مسائل فقہ کے سکھلائے گئے۔ تو پھر بہر حال یہ مجموعہ احکام دین کا کتاب اللہ کہلائے گا۔ اگر یہ کہو کہ مسیح کو وحی کے ذریعہ سے صرف اتنا کہا جائے گا۔ کہ تو قرآن پر عمل کر اور پھر وحی مدت العمر تک منقطع ہو جائے گی۔ اور کبھی حضرت جبرئیل ان پر نازل نہیں ہوں گے۔ بلکہ وہ بکلی مسلوب النبوت ہو کر امتیوں کی طرح بن جائیں گے۔ تو یہ طفلانہ خیال ہنسی کے لائق ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴)

دوسری بات "صدق" کے نوٹ سے یہ واضح ہوتی ہے کہ اس مسئلہ پر بہت سے لوگ بحث کرتے ہوئے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اور بجائے سنجیدگی سے سوچنے کے محض جذبات کی رو میں بہہ جاتے ہیں۔ اور بدکلامی تک نوبت پہنچا دیتے ہیں۔ اس لئے صدق کے مدیر محترم چاہتے ہیں کہ جو صاحب اس مسئلہ پر لکھیں قوم کی سنجیدگی اور متانت کے تقاضوں کو پوری طرح ملحوظ کر کے لکھیں۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آجکل عام ان پڑھ مسلمانوں کو بعض اہل علم حضرات بجائے دلیل کے استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور مسائل دینی کو بزعم خود جمہوریت کے طریقوں سے حل کرنا چاہتے ہیں اور جمہوریت کا جو طریقہ ان لوگوں کے پیش نظر ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ عوام کو اشتعال دلایا جائے اور حکومت کو مجبور کر کے اپنی مرضی کے مطابق قانون بنوایا جائے۔ خواہ وہ قانون حقیقتاً اسلامی نظریات کے کتنا ہی کیوں نہ مخالف ہو۔ چنانچہ زیر بحث اصل مراسلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ

"اصولی رنگ میں قادیانیوں کی ہمنوائی کرنے کے بعد ان کو ختم کرنا انتہائی مشکل ہے۔ اسی لئے علامہ سید رشید رضا مصری نے پہلے حیات مسیح اور نزول مسیح سے انکار کیا۔ اور پھر مرزا غلام احمد کے مقابلہ پر آئے اور ان کی تکفیر کی۔ علامہ اقبال نے بھی نزول مسیح کو مجوسی سازش سے تعبیر کیا ہے مولانا ابو الکلام آزاد نے بھی یہی راہ اختیار کی۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم قادیانیت کا استیصال نہیں کر سکتے۔"

(صدق جدید ۶؍اگست ۶۵ء)

اس کے متعلق تو ہم آگے عرض کریں گے کہ حیات مسیح اور نزول مسیح سے انکار کر کے احمدیت کو شکست دی جا سکتی ہے۔ یا یہ بات خود احمدیت کی تائید و تقویت کا باعث ہے۔ اس وقت ہم صرف ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ

اوّل۔ آج کا مسلمان عالم کس طرح جبر سے مسائل حل کرنا چاہتا ہے۔

دوم۔ کس طرح یہ عالم فاضل لوگ بڑے بڑے انسانوں کو بھی ڈرا کر اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کس طرح بڑے بڑے لوگ بھی ان نیم خواندہ علماء سے ڈر جاتے ہیں

(سوم) حیات مسیح اور نزول مسیح کا مسئلہ اہل علم حضرات کے نزدیک کیا اہمیت رکھتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ جب علامہ اقبال مرحوم نے نزول مسیح کو مجوسی سازش سے تعبیر کیا۔ تو مسجد مبارک لاہور کے امام کی قیادت میں مسلمان علماء کا ایک وفد علامہ سے ملا۔ اور دو بدو ہو کر پوچھا کہ آپ نے یہ کیا لکھ مارا ہے۔ چنانچہ علامہ مذکور سے ایک تحریر لکھوائی گئی کہ میں نے حیات مسیح اور نزول مسیح کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ میں حیات اور نزول کا قائل ہوں۔

یہ حشر ہے جو علامہ اقبال مرحوم کے نظریہ مجوسی سازش کا ہوا۔

اب ذرا غور فرمائیے کہ جب مسلمان اہل علم حضرات اپنی بات اس طرح ڈنڈے کے زور سے بڑے بڑے آدمیوں سے منوا سکتے ہیں۔ تو عوام کو عقل سے کسی عقیدہ کا جو ان اہل علم حضرات کے عقیدہ کے خلاف ہو کس طرح قائل کیا جا سکتا ہے۔ یہی طریقہ ہے جو مخالف اہل علم حضرات احمدیت کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔

الغرض ہم "صدق" کے مراسلہ نگار کے ممنون ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کو ایک نہایت اہم معاملہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب مسلمان اہل علم حضرات نزول مسیح کے قائل ہیں۔ اور جب خود بعض اہل علم حضرات نے "نبوت" بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ نظریہ پیش کیا ہے۔ جو حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے کیا ہے۔ تو اب احمدیوں کو ان عقائد کے متعلق مورد الزام ٹھہرانا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟

جھوٹے فلسفہ سے خدا نہیں پہچانا جا سکتا

"جب خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنا معاملہ درست کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر نعمت وارد کرتا ہے۔ ورنہ جھوٹے پر لعنت کی مار پڑتی ہے۔ جھوٹا فلسفہ اور طبعی علوم ہمیشہ سے چلے آتے ہیں مگر ان سے خدا نہیں پہچانا جا سکتا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم ۳۸۹)

غیر مبائعین کے جماعتِ احمدیہ سے الگ ہونے کا حقیقی سبب

اصل بنیادِ اختلاف اطاعِ خلیفہ کی بیعت کا سوال ہے

ایک تاریخی اور واقعاتی جائزہ

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

(۱)

یہ ایک ٹھوس سوال ہے کہ فریق لاہور کے اکابر، جناب مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب، ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب وغیرہم جو ۱۹۱۴ء تک کھلے بندوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا اقرار کرتے تھے اور واضح طور پر حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسیح الاوّل تسلیم کرتے رہے ۱۹۱۴ء میں یکایک دوسرے خلیفہ کی خلافت کے ماننے سے کیوں منکر ہو گئے؟ اس انکار کے اسباب و موجبات کیا تھے؟

مَیں اس سوال کا جواب صرف غیر مبائع اصحاب کے اپنے اعترافات کی روشنی میں دینا چاہتا ہوں۔ مجھے کامل یقین ہے کہ اختلافِ سلسلہ کی تاریخ لکھنے والا ماہر مؤرخ ان حوالہ جات و اعترافات کی روشنی میں اسی نتیجہ پر پہنچے گا جس پر مَیں پہنچا ہوں۔ بات یوں ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے آخری دو اڑھائی سال میں انجمن کے معرضِ وجود میں آنے پر اس کے کرتا دھرتا جناب مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب تھے۔ شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر بالخصوص مولوی محمد علی صاحب نے یہ مذہب بنا لیا تھا کہ انجمن انتظامِ سلسلہ میں مختارِ مطلق ہے۔ مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ:-

"میرا مذہب تو شروع سے یہی ہے کہ انتظامِ سلسلہ میں (بجز انجمن) کسی اور شخص کو دخل نہیں"۔

(پیغامِ صلح ۲ر اپریل ۱۹۱۴ء)

یہی وجہ تھی کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت ہونے لگی تو مولوی صاحب نے کہا کہ:-

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ جو لوگ نئے سلسلہ میں داخل ہوں گے انہیں بیعت کی ضرورت ہو گی"۔

(حقیقتِ اختلاف صفحہ ۲۹)

مگر خواجہ صاحب نے انہیں سمجھایا کہ:-

"وقت بڑا نازک ہے ایسا نہ ہو کہ جماعت میں تفرقہ پیدا ہو جائے"۔

اس پر جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۂ اوّل رضؓ کی بیعت تو کر لی مگر دل میں خلش باقی رہی اور اندر ہی اندر مواد پکتا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ نے بیعت لینے سے پہلے فرمایا کہ:-

"ممکن ہے کہ بعض باتیں جو مَیں منواتا ہوں وہ کسی کی مرضی کے برخلاف ہوں۔ پس اگر تم طیار ہو کہ میرا کہنا مانو تو مَیں اسے منظور کرتا ہوں تم پھر سوچ لو"۔

(اخبار بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۶)

چنانچہ اکابرِ جماعت نے اپنے دستخطوں سے مندرجہ ذیل تحریر شائع کی کہ:-

"حضرت مولوی صاحب کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا تھا"۔

(بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

مولوی محمد علی صاحب نے تحریر کیا کہ:-

"حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت ہم لوگوں نے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں کی۔ اور اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی"۔

(ٹریکٹ "ایک نہایت ضروری اعلان" صفحہ ۱۰)

(۲)

واقعات بتلاتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کے چھ سالہ عہدِ خلافت میں مولوی محمد علی صاحب کا یہ مذہب کہ انتظامِ سلسلہ میں (بجز انجمن) کسی اور شخص کو دخل نہیں۔ اندر ہی اندر جوش مارتا رہا اور حضرت خلیفۂ اوّل رضؓ کے لئے بعض وقت پریشانی اور تکلیف کا بھی موجب بنتا رہا شروع سے مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ تھا کہ:-

"ہمارے نزدیک انجمن حضرت مسیح موعودؑ کی حقیقی جانشین ہے اور وہ امیر یا خلیفہ کو مقرر بھی کر سکتی ہے۔ . . . . انجمن کا اختیار ہے کسی کو ایک سال کے لئے مقرر کر دے یا دس سال کے لئے یا ساری عمر کے لئے"۔

(اخبار پیغامِ صلح ۱۲ر مئی ۱۹۴۲ء)

اس لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ نے احمدیہ بلڈنگس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

(الف) "اگر کوئی کہے انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو۔ پھر سُن لو مجھے نہ کسی انسان نے، نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ مَیں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ مَیں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین لے"۔

(بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

(ب) "خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اَور بن سکتا ہے۔ مَیں جب مروں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جسے خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کرے گا۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تم کو مرتدوں کی طرح سزا دیں گے"۔

(بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

(ج) "مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے"۔

(بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

(د) "جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے۔ رضی اللہ عنہما۔ اسی طرح پر خدا نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا"۔

(بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

(ھ) "جو حضرت صاحبؑ کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے وہ احمدی نہیں جن امور پر حضرت صاحب نے گفتگو نہیں کی ان پر بولنے کا تمہیں خود کوئی حق نہیں جبتک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے۔ پس جب تک خلیفہ نہیں بولتا یا خلیفہ کا خلیفہ دُنیا میں نہیں آتا ان پر رائے زنی نہ کرے"۔

(بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ نے یہ کبھی تسلیم نہیں فرمایا کہ انجمن نے ان کو خلیفہ بنایا ہے یا وہ کسی طرح سے بھی انجمن کے ماتحت ہیں۔ آپ نے ہمیشہ یہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے اور مَیں جماعت اور انجمن کے لئے ویسا ہی مطاع ہوں جیسا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ خلیفہ کے اس صحیح مقام کو آپ نے اپنے عہدِ خلافت میں ایسا واضح فرمایا کہ اکابر فریق لاہور دل میں خواہ کچھ ہی کیوں نہ کہتے ہوں مگر انہیں اعلانیہ اسی اقرار کا کرنا پڑا کہ:-

"ساری قوم کے آپ مطاع

ہیں اور سب ممبران مجلس معتمدین آپ کی بیعت میں داخل اور آپ کے فرمانبردار ہیں۔"
(پیغام صلح ۴ر دسمبر ۱۹۱۳ء)

(۳)

واقعات کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے جس سے اکابر فریق لاہور کے رویہ اور علیحدگی کے بنیادی سبب پر روشنی پڑتی ہے اس لئے مندرجہ ذیل حوالہ جات کو غور سے ملاحظہ فرمائیے:۔

(۱) حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے ۲۷ر مئی ۱۹۰۸ء کو بیعت کے بعد پہلی تقریر میں فرمایا کہ:۔

"مَیں چاہتا تھا کہ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا اور اسی واسطے مَیں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔"
(بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۶)

(۲) حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۱ء میں سخت بیمار ہوجانے کے باعث ایک وصیت لکھوائی اس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"اپنی بیماری میں یعنی ۱۹۱۱ء میں جو وصیت آپ نے لکھوائی تھی اور جو بند کرکے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی اسکے متعلق مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں محمود احمد صاحب کا نام لکھا تھا۔"
(رسالہ حقیقتِ اختلاف صفحہ ۶۹)

(۳) حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۲ء میں احمدیہ بلڈنگس لاہور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

(الف) "مرزا صاحبؑ کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف، نواب ناصر، نواب محمد علی خاں کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔ مَیں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ مَیں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں۔"
(اخبار بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

(ب) "میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں۔ مَیں خوب جانتا ہوں وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار کہ تم میں سے ایک بھی نہیں۔"
(بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

(۴) حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو یقین تھا کہ پسر موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں۔ چنانچہ آپ نے حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ سے اس کی توثیق کرتے ہوئے ایک دفعہ فرمایا:۔

"کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور انکا ادب کرتے ہیں۔"
(رسالہ تشحیذ الاذہان مئی ۱۹۱۴ء صفحہ ۲۸)

(۵) حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے مصر میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کو تحریر فرمایا کہ:۔

"تمہیں وہاں کسی شخص سے قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں جب تم واپس قادیان آؤ گے تو تمہارا علمِ قرآن پہلے سے بھی انشاء اللہ بڑھا ہوا ہوگا اور اگر ہم نہ ہوئے تو میاں محمود سے قرآن پڑھ لینا۔"

(۶) حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار بدر ۲۷ر جولائی ۱۹۱۰ء میں فرمایا:۔

"ایک نکتہ قابلِ یاد سُنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے مَیں باوجود کوشش کے رُک نہیں سکتا وہ یہ کہ مَیں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے یہ بات یاد رکھو کہ مَیں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے۔"

(۷) حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۴ء میں اپنی وفات سے چند روز قبل فرمایا:۔

"خلیفے اللہ ہی بناتا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔"
(اخبار پیغام صلح ۲۴ر فروری ۱۹۱۴ء)

(۸) حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے وفات سے قبل اپنی وصیت لکھی جو حاضرین کو سُنائی گئی۔ لکھا ہے:۔

"جب وصیت لکھ چکے تو آپ نے مولوی محمد علی صاحب کو فرمایا کہ سب کو سُنا دیں۔ انہوں نے کھڑے ہوکر سب سامعین کو باآواز بلند سُنا دیا۔ پھر وہ بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تین دفعہ پڑھو۔ چنانچہ پھر مولوی محمد علی صاحب نے اُٹھ کر دوبار اور پڑھ کر حاضرین کو سُنایا اس کے بعد حضرت صاحبؓ نے فرمایا کہ کوئی اور ضروری امر اگر رہ گیا ہو تو بتا دیں مَیں لکھ دوں۔ مولوی محمد علی صاحب اور جملہ احباب نے عرض کی کہ اور کوئی ایسا امر نہیں۔"
(ضمیمہ پیغام صلح ۵ر مارچ ۱۹۱۴ء)

اس وصیت کا خلاصہ مرزا یعقوب بیگ صاحب کے الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک جانشین کے لئے وصیت فرمائی۔"
(پیغام صلح ۱۶ر اپریل ۱۹۱۴ء) (باقی)

اسلامی پردہ

قابلِ توجہ عہدیداران جماعتِ احمدیہ

موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اور جماعت احمدیہ کا قیام اس غرض کے لئے ہے تا دین کو زندہ کیا جائے اور شریعت کو قائم کیا جائے۔ تذکرہ میں ہے یحی الدین ویقیم الشریعۃ کہ مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ وہ دین کو زندہ کریگا اور شریعت کو قائم کرے گا۔

اسلامی احکام میں عفت اور پرہیز گاری قائم کرنے کے لئے اسلامی پردہ کا حکم نہایت درجہ اہمیت رکھتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے کہ عفت و پرہیزگاری قائم کرنے کے لئے مومن مرد اور مومن عورتیں غضِ بصر سے کام لیں اور کھانے کی دعوتوں کے موقعہ پر بھی سامان طلب کرنا ہو تو پردہ کے پیچھے سے طلب کریں۔ ذالکم اطھر لقلوبکم وقلوبھنّ۔ (احزاب) فرمایا کہ یہ حکم مرد اور عورتوں دونوں کے تزکیہ نفس کے لئے ہے اور واضح الفاظ میں حکم دیا یایّھا النبیّ قل لّازواجک وبنٰتک ونساء المؤمنین یدنین علیھنّ من جلا بیبھنّ (احزاب) کہ اے نبی اپنی بیویوں اور لڑکیوں اور مومنوں کی بیویوں کو کہدو کہ وہ اپنی بڑی چادروں کے ذریعہ پردہ کریں۔۔۔۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"یہ برقعہ جس کا آجکل رواج ہے صحابہؓ کے زمانہ میں نہیں تھا اس وقت تک عورتیں چادر کے ذریعہ گھونگھٹ نکال لیا کرتی تھیں جس طرح شریف زمیندار عورتوں میں آجکل بھی رواج ہے۔ پس شریعت نے پردہ محض چدّر اوڑھنے کا نام رکھا ہے اور اس میں بھی گھونگھٹ نکالنے پر زور دیا ہے۔"
(الفضل خطبہ ۲۷ر جون ۵۸ء بمقام مری)

موجودہ وقت میں مغرب زدہ لوگوں کی نقل میں مسلمان کہلانے والے بھی اسلامی پردہ کو نظر انداز کر رہے ہیں اور اس اسلامی حکم کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک رہے ہیں۔ قرآن کریم تو حکم دیتا ہے یدنین علیھنّ من جلابیبھنّ۔ کہ گھونگھٹ نکال کر پردہ کیا جائے۔ مگر منہ سے کپڑا اٹھا دیا جاتا ہے اور مکسڈ پارٹیوں میں شمولیت کی جاتی ہے۔ یہ عمل صریح قرآنی حکم کے خلاف ہے۔ اسی طرح عورتوں کا مردوں کو شعر گا کر سُنانا بھی ناجائز ہے۔

پس ہماری جماعت کے عہدیداران کا فرض ہے کہ یحی الدین ویقیم الشریعۃ کے ماتحت احباب جماعت کو اسلامی پردہ کی اہمیت سے واقف کریں اور دین کو زندہ کریں اور شریعت کو قائم کریں۔ درحقیقت عفت و پرہیزگاری قائم نہیں ہوسکتی جب تک اسلامی پردہ کے حکم کی تعمیل نہ ہو۔
(ناظر اصلاح وارشاد)

دُعائے مغفرت

نہایت افسوس اور غم سے تحریر کیا جاتا ہے کہ میرے والد محترم شیخ عبد الشکور صاحب ولد شیخ رحیم بخش صاحب تاجر کتب گجرات بعارضہ فالج سات ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۷ر اگست ۱۹۶۵ء بوقت ایک بجے دن بعمر تقریباً ۶۲ سال اِس دارِ فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے ہیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ محترم سید باغ علی شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا محترم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ گجرات نے کرائی۔ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ و دیگر بزرگوں سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے جنت الفردوس میں درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں اپنے مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (شیخ فیض احمد)

معاصرین سے

قادیانی اور باب کعبہ

(ایک سائل کے قلم سے)

(منقول از صدق جدید ۱۰ اگست)

نوٹ:- ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہو اس سلسلہ میں صفحہ ۲ پر اداریہ بھی ملاحظہ ہو۔

پاکستانی اخباروں نے ماہنامہ الفرقان لکھنؤ کے حوالہ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے "کلکتہ کے بعض قادیانیوں نے حج کا ارادہ کیا۔ وہیں کے مسلمانوں نے شاہ فیصل کو لکھا کہ یہ قادیانی جو غلام احمد کو نبی مانتے ہیں حجاز مقدس میں آنے کا ارادہ کر رہے ہیں وہاں سے حکم آگیا کہ ان لوگوں کو ویزا نہ دیا جائے۔ مگر پہلے کچھ قادیانی حج کے موقع پر حجاز پہنچ ہی گئے۔ ایک دیوبندی فاضل نے جو خود بھی حج کو گئے ہوئے تھے حکومت سعودیہ کو ان کی موجودگی کی اطلاع دیدی۔ حکومت نے تلاش کر کے دو قادیانیوں کو گرفتار کر لیا اور توبہ کرنے کے بعد ان کو حج کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ اس واقعہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ حکومت حجاز قادیانیوں کو مسلمان نہیں سمجھتی"۔

بالکل اسی قسم کا واقعہ شاہ فیصل کے والد مرحوم سلطان ابن سعود کے زمانہ میں بھی پیش آیا تھا۔ حجرہ نشین مولویوں نے مرحوم سے کہا کہ چونکہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں اس لئے انہیں حجاز مقدس سے نکال دیا جائے۔ مرحوم نے مولوی صاحبان سے پوچھا کہ قادیانی حج کو اسلام کا رکن اور اس کو فرض سمجھتے ہیں یا نہیں؟ جواب میں انہیں یہ کہتے ہی بنی کہ یہ لوگ حج کو فرض سمجھتے ہیں۔ اس پر مرحوم نے فرمایا کہ جو شخص حج کی فرضیت کا قائل ہے اور اسے اسلام کا اہم رکن سمجھتا ہے اسے حج سے روکنے کا مجھے کوئی حق نہیں۔ یہ واقعہ ہم نے مرحوم کی زندگی میں خود بعض مولویوں کی زبانی سنا تھا ممکن ہے کہ بعض اخبارات میں بھی شائع ہوا ہو

ہمارے خیال میں جن قادیانیوں سے توبہ کرائی گئی اگر وہ توبہ نامہ میں یہ تحریر کر دیتے کہ:-

(۱) ہم مرزا غلام احمد کو نبی اور مسیح موعود ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ خاتم المرسلین کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا خواہ وہ پرانا ہو یا نیا ظلی ہو یا بروزی حقیقی ہو یا مجازی۔ اسرائیلی ہو یا غیر اسرائیلی۔ کیونکہ آیہ خاتم النبیین میں مطلق نبوت کی نفی کی گئی ہے۔

(۲) مگر یہ مولوی خود مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور بحالت نبوت آئیں گے (نبیّ اللہ عیسیٰ۔ مسلم شریف) یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ان پر وحی بھی نازل ہوگی۔ (حدیث مسلم از نواس بن سمعان) اور یہ بھی کہ وحی لانے والے حضرت جبریل ہوں گے (حجج الکرامہ فی آثار قیامت ـــــ از نواب والا جاہ صدیق خاں مرحوم) اور یہ بھی کہ جب حضرت مسیح آئیں گے تو ان کا انکار کرنے والے کافر ہوں گے (فتویٰ دار العلوم دیوبند نمبر یاد نہیں رہا) لہٰذا ہم تو ان تمام باتوں سے توبہ کرتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح اپنی ان خصوصیات کے ساتھ آگئے تو باب نبوت مفتوح ہو جائے گا۔

اب ان مولوی صاحبان سے بھی توبہ کرانی چاہیئے کہ وہ حضرت مسیح کی آمد ثانی تسلیم کر کے اور ان کو نبی مان کر اور ان پر بذریعہ جبرئیل وحی نازل کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔ یہی وہ مولوی صاحبان ہیں کہ بام رسالت پر چڑھانے کے لئے غلام احمد کے لئے سیڑھی جتیا کی اور جب وہ چڑھ گئے تو کہنے لگے کہ اس نے نبوت کا دروازہ چوپٹ کھول دیا!

ہم نے جہاں تک غور کیا ہے حضرت مسیح کی آمد ثانی بحالت نبوت کے قائل علماء خود ختم نبوت کے منکر ہیں۔ ان ہی کی استدلالی حدیثوں کا سہارا لے کر مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی مسیح موعود اور نبی ہونے کا دعوےٰ کیا۔ علماء کو رشک ہے کہ مرزا قادیانی تو بازی لے گیا اور اس نے مسلمانوں کا انتظار ختم کرا دیا اور ہم جو نزول مسیح کو عقیدہ میں شامل کرتے رہے ہیں۔ خالی ہاتھ رہ گئے قادیانیوں کا مسیح موعود آگیا اور ہم ٹکٹکی لگا کر آسمان ہی کو تک رہے ہیں کہ کب حضرت مسیح تشریف لائیں اور کب ہم ان کے منکروں کو کافر قرار دیں۔

یہ قادیانی اور ان کے مخالف علماء دونوں اصولی طور پر ایک ہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ اختلاف صرف شخصیت میں ہے علماء کہتے ہیں کہ بے شک حضرت مسیح بحالت نبوت تشریف لائیں گے۔ ان پر وحی بھی نازل ہوگی وحی لانے والے حضرت جبرئیل ہوں گے مگر نازل ہونے والے مسیح غلام احمد قادیانی نہیں ہیں۔ وہ تو آئیں گے۔ گویا فرق یہ ہے کہ قادیانی کہتے ہیں کہ عیسیٰ نبی اللہ تشریف لے آئے۔ مولوی کہتے ہیں کہ نہیں وہ ابھی نہیں آئے مگر آئیں گے ضرور۔ پھر قادیانیوں اور ان کے مخالف مولویوں میں فرق کیا رہا؟ اصول میں دونوں متفق ہیں۔ مابہ النزاع صرف شخصیت ہے

حیرت ہے کہ ان پرانے قادیانیوں کو کوئی بھی ختم نبوت کا منکر قرار نہیں دیتا۔ یہ نئے قادیانی تو ان ہی مولویوں کے شاگرد ہیں۔ بس غضب یہ ہوا کہ سیڑھی مولویوں نے جتیا کی اور چڑھ گئے بام رسالت پر غلام احمد قادیانی! محنت کس نے کی اور پھل کس نے کھایا۔

ہم تو دونوں قادیانیوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ختم نبوت کی عمارت میں کوئی رخنہ پیدا نہ ہو سکے۔ اصولی رنگ میں قادیانیوں کی ہمنوائی کرنے کے بعد ان کو ختم کرنا انتہائی مشکل ہے۔ اسی لئے علامہ سید رشید رضا مصری نے پہلے حیات مسیح اور نزول مسیح سے انکار کیا اور پھر مرزا غلام احمد کے مقابلہ پر آئے اور ان کی تکفیر کی۔ علامہ اقبال نے بھی نزول مسیح کو مجوسی سازش سے تعبیر کیا ہے۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے بھی یہی راہ اختیار کی۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم قادیانیت کا استیصال نہیں کر سکتے ہم آخر میں فقہ حنفیہ کے مشہور امام ملا علی قاری کا ایک فیصلہ بھی درج کرنا چاہتے ہیں جس سے شہ پا کر غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ملا صاحب نے ایک موضوع یا ضعیف حدیث کہ ـــــ "اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو وہ میرے بعد پس نبی ہوتا" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث کا مفہوم صحیح ہے اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ

"اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے اسی طرح حضرت عمر نبی بنا دئے جاتے تو وہ دونوں حضور ہی کے متبع ہوتے پس ان کا نبی ہونا خاتم النبیین کی نفی نہیں کرتا کیونکہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔ اور وہ آپ کی امت میں سے نہ ہو"۔

(موضوعات کبیر ملا علی قاری تحت لام)

یہی وہ بات ہے جس کا سہارا لے کر غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا کہ وہ شریعت محمدی کو منسوخ کرنے نہیں آئے۔ نیز یہ کہ میں امتی نبی ہوں غرض مرزا قادیانی کو خود مولویوں نے پیدا کیا اور خود ہی ان کی تکفیر میں لگ گئے۔ خلاصہ یہ کہ اگر مولوی صاحبان ختم نبوت سے انکار کرنے پر کافر نہیں ہو سکتے تو بیچارے قادیانیوں کو کافر کیوں قرار دیا جائے؟

صدق۔ سوال کے سائل کوئی عامی نہیں ایک صاحب علم اہل قلم اور جمعیۃ العلماء سے خصوصی رابطہ رکھنے والے ہیں۔ موضوع ایسا ہے کہ اس کو چھیڑنا بھڑوں کے چھتے کو چھیڑ دینا ہے۔ برادر کرم آئندہ جو صاحب بھی لکھیں قلم کی سنجیدگی و متانت کے تقاضوں کو پوری طرح ملحوظ کر کے لکھیں

(صدق جدید ۱۰ اگست ۶۵ء)

چندہ تعمیر دفتر وقف جدید

بقایا جات کی لسٹیں تمام جماعتوں کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ حسابات ملاحظہ فرما کر تسلی کر لیں کہ بقایا جات نام بنام درست ہیں اور بقایا چندہ کی جلد وصولی کا انتظام فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ سال رواں کے بجٹ میں وصولی کی خاصی کمی ہے احباب اپنے وعدوں کو یاد رکھیں اور جس قدر بقایا ان کے ذمہ نکلتا ہے جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور آپ کے اخلاص مال اور اولاد میں برکت دے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

دعائے مغفرت

۱۔ میرا لڑکا عزیزم منیر احمد ۲ اگست بوقت ۵ بجے شام وفات پا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۲۰ برس سے ٹی بی کا مریض تھا۔ ہمت سے بیماری کا مقابلہ کیا۔ چار لڑکیاں اور دو لڑکے یادگار چھوڑے ہیں احباب جماعت ان کے لئے دعا فرمادیں کہ خداوند کریم ان بچوں کی خود حفاظت کرے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ خاندان کو صبر کی توفیق عطا فرمادے۔

(میاں شیر محمد ولد میاں غلام محمد زرگر سیدوالہ نوالی)

۲۔ مورخہ ۶/۲ ۶۵ بروز ہفتہ مکرمہ سیدہ سلیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم سید نذیر احمد صاحب ہمدانی راولپنڈی میں وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ حضرت سیدہ محمود شاہ صاحب فتحپوری مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ متواضع مہمان نواز۔ ملنسار اور احمدیت کی فدائی تھیں۔ راولپنڈی میں پتے کا اپریشن ہوا

مجالس انصار اللہ کی فوری توجہ کیلئے
ضروری اعلان

احباب کو معلوم ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی منظوری کے مطابق مورخہ ۱۲ر اگست ۶۵ء تا ۱۸ر اگست مجالس انصار اللہ کے لئے ہفتہ تربیت مقرر کیا گیا ہے ان سات دنوں کے لئے حسب ذیل سات مضامین مقرر ہیں۔

(۱) نظام خلافت
(۲) انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی اہمیت
(۳) بیویوں سے حسن سلوک
(۴) درود و استغفار کی برکات
(۵) قرض سے اجتناب
(۶) عفت کی زندگی
(۷) چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا احترام

زعماء صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جگہ پر بہترین طریق پر ہفتہ تربیت منانے کا ابھی سے اہتمام فرمائیں اور مختلف دوستوں کو ان مضامین پر تقریریں کرنے کے لئے مقرر فرما دیں تاکہ وہ پوری تیاری سے اپنے اپنے مضمون کو مؤثر انداز میں پیش کر سکیں۔ قیادت تربیت کی طرف سے ان مضامین پر مختصر نوٹ مجالس کو پہنچانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ جو انشاء اللہ بروقت پہنچ جائیں گے۔ امید ہے کہ تمام زعماء صاحبان اپنے اپنے ہاں اس ہفتہ کو توجہ سے منائیں گے اور اپنی کارگزاری کی رپورٹ مرکزی دفتر کو بھی ارسال فرمائیں گے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قائدین مجالس متوجہ ہوں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ ہر آئندہ ماہ کی پندرہ تاریخ سے پہلے پہلے معین اعداد و شمار کے ساتھ مرکز میں بھجوا دے۔ افسوس ہے کہ بہت کم مجالس کی طرف سے باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ آ رہی ہے۔ زندہ قومیں اپنے مرکز کے ساتھ مضبوط تعلق دکھایا کرتی ہیں۔ مجالس کا مرکز کے ساتھ تعلق کا سب سے بڑا ثبوت ان کی طرف سے باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ کارگزاری کا آنا ہے۔ امید ہے کہ تمام قائدین مجالس اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔ اور اپنی سابقہ سستیوں اور غفلتوں کو ترک کرتے ہوئے اپنے عملی ثبوت سے مرکز کے ساتھ اپنا مضبوط تعلق ثابت کر دیں گے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع

۱۰ ار ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء بروز جمعہ

ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہوگا۔ کراچی کے تمام خدام و اطفال کی اس اجتماع میں حاضری لازمی ہے۔ گردونواح کی مجالس کے خدام سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس اجتماع میں شامل ہو کر خدام اور اطفال کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ نیز اس اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آیا کی ضرورت ہے

ایک آیا عورت جو چھوٹے بچوں کی نگرانی کر سکے۔ اس کی ضرورت ہے جو کچھ پڑھی ہوئی بھی ہو تو بہتر ہوگا۔ رہائش اور کھانے کے علاوہ موزوں آیا کو یکصد [illegible] تنخواہ دی جائے گی۔ عورت اکیلی ہو جو دن رات چھوٹے بچوں کو سنبھال سکے۔

ج معرفت پرائیویٹ سیکرٹری
ربوہ — ضلع جھنگ

واقفین برائے داخلہ جامعہ احمدیہ کیلئے
اعلان

خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے والے میٹرک پاس نوجوانوں کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ انتخاب کے لئے انٹرویو بورڈ جامعہ احمدیہ کا اجلاس ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح کمیٹی روم تحریک جدید۔ ربوہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

لہٰذا خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے والے میٹرک پاس نوجوان (جنہیں علیحدہ علیحدہ بذریعہ ڈاک بھی اطلاع کی جا رہی ہے) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ۵ ستمبر کو صبح ۹ بجے بروقت انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔

علاوہ ازیں ایسے میٹرک پاس غیر واقف نوجوان جو دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں وہ بھی اپنے کوائف سے دفتر وکالت دیوان ربوہ کو مطلع کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے ۵ ستمبر کو ۹ بجے صبح انٹرویو کیلئے تشریف لا سکتے ہیں (قائمقام وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نو ماہی مالی جائزہ مجالس خدام الاحمدیہ

ہمارے رواں سال کی تیسری سہ ماہی ۳۱ر جولائی ۱۹۶۵ء کو ختم ہو گئی تھی۔ مجالس خدام الاحمدیہ کو ۳۱۔ جولائی تک کی چندہ جات کی وصولی اور بجٹ کے اعداد و شمار پر مشتمل نوماہی جائزہ بھجوا دیا گیا ہے۔ تمام مجالس سے التماس ہے کہ وہ اس جائزہ کو مدنظر رکھتے ہوئے بجٹ میں سے جس قدر بھی بقایا ہے۔ اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ اکثر مجالس کا بقایا بجٹ کے نصف یا اس سے زیادہ ہے۔ حالانکہ اب تک کم از کم بجٹ کے ۳/۴ کے برابر ادائیگی ہو جانی چاہیئے تھی۔

سال رواں کے ختم ہونے میں تین ماہ سے بھی کم عرصہ باقی ہے۔ مجالس اپنا بقایا اس صورت میں سال کے اندر ادا کر سکتی ہیں کہ اسکو تین برابر اقساط میں اگست۔ ستمبر اور اکتوبر کے مہینوں میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اس طرح ہر مجلس کو چاہیئے کہ بقایا کی پہلی قسط ۲۰ر اگست ۱۹۶۵ء تک مرکز کو روانہ کر دے۔

قائدین اضلاع و علاقہ سے بھی التماس ہے کہ وہ اس طرف توجہ دیں۔

نوٹ:۔ اگر کسی مجلس کو نوماہی جائزہ نہ ملے تو اطلاع دیدے تا اس کی نقل بھجوائی جائے۔

(مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم چوہدری فہیم احمد صاحب کراچی کو ۱۵ر اگست ۶۵ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری ظفر الحسن صاحب مرحوم کراچی کا پوتا اور چوہدری عطاء اللہ خان صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام فہیم احمد تجویز فرمایا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و جملہ بزرگان جماعت سے بچہ کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(رضیہ اختر خان۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ میرے بھائی سید محمد افتخار حسین صاحب پسر ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب مرحوم بھاگلپور (بہار) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰ر مئی ۶۵ء بروز جمعرات کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام سید محمد اقبال حسین تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ (سیدہ زہرہ بیگم عتیق ایم اے۔ بی ٹی پرنسپل مریم صدیقہ انگلش اسکول حیدرآباد دکن)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب محراب پور عرصہ سے صاحب فراش ہیں (خواجہ عبد المومن دادو ضلع [illegible])
۲۔ خاکسار کا بھائی مبشر احمد دو ماہ سے بخار سے بیمار چلا آ رہا ہے (محمد بشیر انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)
۳۔ میں عرصہ چھ سال سے بیمار چلا آ رہا ہوں (محمد تقی کلرک ڈبی بازار پوسٹ آفس لاہور)
۴۔ میری والدہ بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے (مبارک احمد جماعت دہم لائلپور)

احباب کرام ان سب کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

✪ کراچی ۱۶ اگست۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہا ہے کہ ہندوستانی حکام کو جموں و کشمیر کے عوام کے مطالبات کا احترام کرنا چاہیئے۔ اور اس مسئلہ کے پرامن حل کے لئے آمادہ ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ اسی کا بھلا اسی میں ہے۔ اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں ہوتا تو معرکہ حق و باطل میں فتح یقینی طور پر حق کی ہوگی۔ کشمیری عوام حق پر ہیں اور پاکستان انہیں ان کا حق دلانے کے لئے ان کے ساتھ ہے۔ گورنر نے کہا کہ ملک پاکستان بھر میں جب آزادی کی سالگرہ منائی جا رہی تھی تو مقبوضہ کشمیر کے جرأت مند مجاہد تا لقص استبدادی قوت سے پنجہ آزما تھے۔ وہ اپنے خطے کو آزاد کرانے کے لئے اپنی جان کی بازی لگا چکے ہیں۔ ان کی جرأت و استقامت لائق داد ہے۔ میں اپنے کشمیری بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی بھی پاکستانی کسی وقت بھی ان کے خیال سے غافل نہیں ہے۔ آزادی کی تقاریب میں انہیں خاص یاد رکھتے ہیں اور ان کی محکومی کے باعث ہم اپنی آزادی کو بھی ادھورا سمجھتے ہیں۔

● راولپنڈی ۱۷ اگست:۔ کشمیری عوام کی انقلابی کونسل نے ہندوستانی حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ نے بھارت کو رائے شماری کا وعدہ پورا کرنے پر مجبور نہ کیا تو ۵۰ لاکھ کشمیری زور بازو سے اپنا حق حاصل کر لیں گے اور ہم ایسے شرپسندوں کا سر کچل سکتے ہیں۔ ہندوستان کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے پاکستان پر جو الزامات عائد کئے ہیں ان پر تبصرہ کرتے ہوئے ریڈیو صدائے کشمیر نے کہا کہ اس جھگڑے سے کشمیری محبان وطن کا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن مسٹر شاستری اور ان کا ساتھ رکھنے والے دوسرے ہندوستانی کشمیر کو اپنی ملکیت ثابت کرتے کے لئے حقائق کو جس طرح توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں پاکستان اسے کبھی معاف نہیں کرے گا۔ صدائے کشمیر نے کہا کہ محبان وطن نے جان کی بازی لگا کر ہتھیار اٹھائے ہیں۔ ریڈیو نے شاستری کو یاد دلایا کہ ہندوستانی فوجوں کی حفاظت میں گھر سے آل انڈیا ریڈیو کے کسی سٹوڈیو میں بیٹھ کر تقریر کرنا بڑا آسان کام ہے لیکن اگر آپ بغور کسی رحمت اٹھا کر سرینگر تک تشریف لانا گوارا کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کے بہادر ہندوستانی جوانوں کی جانباز مجاہدوں کے خوف سے کیا حالت ہو رہی ہے۔ اگر آپ تشریف لے آئے تو ہم ضرور آپ کے درشن حاصل کریں گے اور آپ کی احمقانہ باتوں کا معقول جواب دیں گے۔

● واشنگٹن ۱۶ اگست:۔ ہندوستانی حکمران مقبوضہ کشمیر میں عوامی بغاوت سے بوکھلا کر آزاد کشمیر پر بمباری کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ بیرونی ممالک میں ہندوستانی سفیروں نے اس سلسلہ میں اپنے حق میں فضا ہموار کرنے کے لئے کھلے بندوں اس امر کا اظہار شروع کر دیا ہے کہ اگر آزاد کشمیر سے مجاہدین کی آمد کا سلسلہ بند نہ ہوا تو ہندوستان کو چھاپہ ماروں کی سپلائی لائنوں کو منقطع کرنے کے لئے آزاد علاقہ پر بمباری کرنا پڑے گی۔ واشنگٹن میں مقیم ہندوستانی نمائندے بعض امریکی حکام سے ملاقاتوں میں یہ دلیل پیش کر رہے ہیں کہ آزاد کشمیر پر بمباری کے لئے ہندوستان کا موقف شمالی ویت نام پر امریکہ کی بمباری کے نکتہ نظر سے عین مطابقت رکھتا ہے۔ اگرچہ امریکی حکام نے ہندوستان کے اس اقدام تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے تاہم یہاں کے سفارتی حلقے اس خدشہ کا اظہار کر رہے ہیں کہ ویت نام میں امریکی کارروائیوں سے بڑی طاقتوں کو اپنے چھوٹے ہمسایہ ممالک کے خلاف ننگی جارحیت کا ارتکاب کرنے میں شہ ملے گی۔ ان حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان اپنے مخدوش داخلی معاملات کے پیش نظر آزاد کشمیر پر بمباری کرنے کی مہلک غلطی نہیں کرے گا۔

● کلکتہ ۱۷ اگست:۔ ٹائمز آف انڈیا کی اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی حکومت نے دوبارہ مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر کشیدگی پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہندوستانی اخبار نے ایک سرکاری ترجمان کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ حکومت مغربی بنگال نے مقبوضہ کشمیر کی صورت حال کے پیش نظر اپنی سرحدی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔

● نئی دہلی ۱۷ اگست:۔ ہندوستانی اخبارات کے مطابق مقبوضہ کشمیر کی صورت حال اور ہندوستان میں شدید ہنگاموں کے باعث کلکتہ اور بمبئی کے بازار حصص میں قیمتیں گر رہی ہیں اور خریداری بند ہے۔ سرمایہ کاروں نے روپیہ لگانا بند کر دیا ہے۔

● شیخوپورہ ۱۷ اگست:۔ بارش کے طوفان نے تمام شہری زندگی درہم برہم کر دی۔ درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ نشیبی علاقوں کے اکثر کچے مکانات بیٹھ گئے۔ اور مواصلات کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا۔ بجلی اور ٹیلی فون کے تار ٹوٹ گئے جس سے متعدد علاقوں کی بجلی بند ہو گئی۔ اور مواصلات کا سلسلہ ٹوٹ گیا اس وقت شہر میں ایک فٹ سے ڈھائی فٹ تک بارش کا پانی بہہ رہا ہے بارش کے دوران تیز ہوائیں چلتی رہیں پختہ مکانات بھی بری طرح متاثر ہوئے۔

● کراچی ۱۷ اگست:۔ کشمیری مجاہدین آزادی کے ریڈیو صدائے کشمیر نے اعلان کیا ہے کہ کشمیر کا بچہ بچہ پاکستان سے مل کر رہنے کی خواہش رکھتا ہے۔ ہندوستانی عوام کے نام ان کے یوم آزادی پر ایک خصوصی پروگرام نشر کرتے ہوئے صدائے کشمیر نے بھارت کے اس الزام کا ذکر کیا جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان نے جنگ بندی سرحد کے اس پار مقبوضہ کشمیر میں آدمی بھیجے ہیں ریڈیو نے کہا کہ ہندوستانی عوام یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ کشمیری عوام پاکستان سے مل کر رہنا چاہتے ہیں۔

● مظفر آباد ۱۷ اگست:۔ آزاد کشمیر کے صدر عبدالحمید خان نے حکومت ہندوستان کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اس کی فوجوں نے جنگ بندی لائن عبور کرنے کی کوشش کی تو آزاد کشمیر کی سرزمین ان کے لئے وادیٔ مرگ ثابت ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر کی فوجیں اور رضاکار جارحانہ حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ خان عبدالحمید خان نے مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ مسٹر جی ایم صادق کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ مسٹر صادق نے الزام لگایا تھا کہ مقبوضہ کشمیر میں عوام نے بغاوت نہیں کی بلکہ پاکستان نے مسلح مداخلت کی ہے اور اس کا انتقام لینے کے لئے آزاد کشمیر پر حملہ کر دیا جائے گا۔ آزاد کشمیر کے صدر نے پاکستان کے خلاف اس الزام کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ مسٹر صادق ہی کو اس حقیقت کا سب سے زیادہ علم ہے کہ کشمیری عوام کو بھارت کے نام تک سے نفرت ہے اور وہ بے پناہ مشکلات کے باوجود آزادی حاصل کرنے کی خاطر پچھلے اٹھارہ برس سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ اس قسم کی خونی بغاوت صرف غاصبانہ تسلط ہی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

—:—

روحانی خزائن

جلد نمبر ۱۶ طبع ہو گئی ہے

احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ روحانی خزائن کی جلد نمبر ۱۶ طبع ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔ یہ جلد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو کتب "خطبہ الہامیہ" اور "لجۃ النور" پر مشتمل ہے۔ جو خریدار سیٹ یہ جلد بذریعہ ڈاک منگوانا چاہیں وہ کمپنی ہذا کو بذریعہ خط مطلع فرمائیں۔ ڈاک خرچ بذریعہ خریدار ہو گا۔

المشتہر:۔ **الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ**

اعلان نکاح

چوہدری نسیم محمد ولد چوہدری علی محمد صاحب چک ۳۰ ڈی۔ بی ضلع سرگودھا کا نکاح مسماۃ جمیلہ فرحت بنت چوہدری نعمت اللہ صاحب ساکن بھمبیاں حال ربوہ محلہ دار البرکات بعوض مبلغ پندرہ صد روپیہ حق مہر مولوی قمر الدین صاحب نے مورخہ ۱۵/۸/۶۵ کو پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ (ذیجم)

اسلام کی ایک ایسی امتیازی خصوصیت جس میں کوئی اور مذہب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا

اس نے حلال چیزیں ہی نہیں، بلکہ حلال میں سے بھی طیّب چیزیں استعمال کرنے کا حکم دیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قرآن مجید کی آیت یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ (بقرۃ ۱۷۳) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اسلامی شریعت نے صرف حلال چیزوں کے کھانے کا ہی حکم نہیں دیا بلکہ حلال میں سے بھی طیّب اشیاء کے استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور یہ اسلام کی ایسی امتیازی خصوصیت ہے جس میں کوئی اور مذہب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا

اسی طرح اس نے حلال کے مقابلہ میں صرف حرام کا درجہ ہی نہیں رکھا بلکہ اس سے اتر کر اس نے بعض چیزوں کو مکروہ بھی قرار دیا ہے اور مومنوں کے لئے ان کا استعمال ناپسند فرمایا گویا چار مختلف مدارج ہیں جن کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے اوّل طیّب دوم حلال سوم حرام چہارم مکروہ۔ حلال ترقی کرتے کرتے طیّب تک پہنچ جاتا ہے۔ اور حرام گرتے گرتے مکروہ تک آجاتا ہے۔ غرض اسلام اور دیگر مذاہب میں یہ فرق ہے کہ دوسرے مذاہب صرف حلال حرام تک اپنے آپ کو محدود رکھتے ہیں اور اسلام حلال اور حرام کے علاوہ بعض چیزوں کو طیّب یا مکروہ بھی قرار دیتا ہے اور یہ بھی بتاتا ہے کہ کونسی چیزیں بعض حالات میں حلال ہو جاتی ہیں گو اصل میں حرام ہوں اور کونسی چیزیں بعض حالات میں حرام ہو جاتی ہیں گو اصل میں حلال ہوں اور اس طرح موازنۂ اشیاء کو قائم کرتا اور ایک لطیف باب گناہ اور نیکی کے امتیاز کے لئے کھول دیتا ہے۔ مثلاً ہماری شریعت میں لوگوں کو ایذا دینے سے منع کیا گیا ہے۔ اب اگر حلال چیز سے کسی وقت دوسروں کو ایذا پہنچ جائے تو اس وقت اس کا استعمال کرنا بھی حرام ہو جائے گا۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ یَعْنِی الثُّوْمَ فَلَا یَاْتِیَنَّ الْمَسَاجِدَ (مسلم جلد اوّل کتاب المساجد) یعنی جو شخص کچے لہسن کا استعمال کرے اسے چاہیئے کہ مسجد میں نہ آئے۔ ایک دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے کہ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ کہ ملائکہ بھی ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جن سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (مسلم جلد اوّل کتاب المساجد) اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ باوجود اس کے کہ لہسن کھانا جائز ہے پھر بھی مساجد میں آنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لہسن اور پیاز وغیرہ کا کھانا ممنوع قرار دیا ہے اور ایسے شخص کو نماز باجماعت سے بھی روک دیا۔ ورنہ نماز تو کسی صورت میں بھی چھوڑی نہیں جاسکتی۔ وہ اگر مسجد میں نماز نہیں پڑھے گا تو بہر حال اسے گھر پر نماز پڑھنی پڑے گی لیکن اس وجہ سے کہ وہ دوسروں کے لئے دکھ اور تکلیف کا موجب نہ بنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا شخص اجتماعی عبادت سے الگ رہے تاکہ مومنوں کو تکلیف نہ ہو۔ غرض یہ اسلام کی ایک بہت بڑی خوبی ہے کہ اس نے نہ صرف حلّت و حرمت کے مسائل بیان کئے بلکہ اس نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ کھانے کی چیزوں میں سے اونیٰ درجہ حلال کا ہے اور حرام چیزوں میں سے ادنیٰ درجہ کراہت کا ہے پس مومنوں کو حلال اور حرام پر ہی نظر نہیں رکھنی چاہیئے۔ بلکہ انہیں تقوی کی باریک راہیں اختیار کرتے ہوئے حلال میں سے بھی طیّب چیزوں کو اختیار کرنا چاہیئے اور حرام چیزیں تو الگ رہیں مکروہ چیزوں کے پاس سے بھی احتراز کرنا چاہیئے۔

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۳۳۸-۳۹)

بھارتی فوج سرینگر کے ہوائی اڈے کو بچانے کے لئے ٹینک میدان میں لے آئی

بھارتی فوج کا ایک بریگیڈیئر مارا گیا۔ ایک اعلیٰ پولیس افسر بھی ہلاک

مظفرآباد۔ ۱۸ اگست۔ مجاہدین آزادی نے سری نگر کے ہوائی اڈے پر قبضہ کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی ہے اور وہ ہوائی اڈے پر قبضہ کرنے کے لئے ہندوستانی فوج پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں۔ ہندوستانی فوج نے سری نگر کے ہوائی اڈے کو بچانے کے لئے ہوائی اڈے کے چاروں طرف ٹینک لگا دیئے ہیں اور بھاری توپوں سے مجاہدین پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ اس کے باوجود حریت پسندوں کی پیش قدمی جاری ہے اور وہ سری نگر کے ہوائی اڈے کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کی نازک صورت حال کے پیش نظر ہندوستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل چوہدری سری نگر پہنچ گئے ہیں۔ تاکہ مجاہدین کا مقابلہ کرنے کے لئے نئے فوجی حربے اختیار کئے جائیں۔

ہندوستان کی وزارت دفاع نے اعتراف کیا ہے کہ ہندوستان کی پیدل فوج حریت پسندوں کا مقابلہ کرنے میں ناکام ہو گئی ہے اور اب پونچھ اور ٹیٹوال کے علاقے میں بھاری توپیں استعمال کی جا رہی ہیں۔ ہندوستانی فوجوں کو مجاہدین کے مقابلے میں ہر محاذ پر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ فتح و کامرانی ہر جگہ مجاہدین کے قدم چوم رہی ہے۔ آل انڈیا ریڈیو نے اپنے نشریہ میں کہا ہے کہ گزشتہ شب سری نگر سے ۵۴ میل کے فاصلے پر تین سو مجاہدین نے ہندوستانی فوج پر بھرپور حملہ کیا اور کل صبح تک مسلسل ۱۲ گھنٹے گھمسان کی جنگ ہوتی رہی۔

سرحد پار سے موصول ہونے والی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر پر قابض فوج اور ہندوستانی مسلح فوج کی مجاہدین سے جو جھڑپیں ہوئیں ان میں ہندوستانی فوج کا بریگیڈیئر اور پولیس انسپکٹر جموں دھر جو مقبوضہ کشمیر کے وزیر داخلہ ڈی پی دھر کا رشتہ کا بھائی ہے ہلاک ہو گیا ہے۔ آل انڈیا ریڈیو نے کل شام کی خبروں میں بتایا ہے کہ گزشتہ شب مقبوضہ کشمیر میں متعدد مقامات پر ہندوستانی فوج کی حریت پسندوں سے جھڑپیں ہوئیں اور ہندوستانی فوجوں کے ایک افسر کیپٹن امام احمد اور سپاہی غلام محمد جنہیں مجاہدین نے گرفتار کرنے کے بعد چھوڑ دیا تھا سری نگر پہنچ گئے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کے شمالی علاقے میں بھی زبردست فائرنگ کی اطلاع ملی ہے جہاں مجاہدین نے لداخ اور وادیٔ کشمیر کے درمیان مواصلات کا نظام درہم برہم کر دیا ہے۔

جموں کے علاقے میں بھی مجاہدین مسلسل حملے کر رہے ہیں اور چھمب کے قریب جموں پٹھانکوٹ روڈ پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کبیرن کے مقام پر مجاہدین اور تابع ہندوستانی فوجوں کے درمیان خونریز جھڑپیں ہوئیں۔ ٹیٹوال کے علاقہ میں ہندوستانی فوج اور مجاہدین کے درمیان گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ اور ہندوستانی فوج بھاری توپوں سے زبردست گولہ باری کر رہی ہے۔

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کے لئے فوری طور پر ایک سقّہ کی ضرورت ہے جو پورے وقت کا ملازم ہوگا۔ آدمی محنتی اور دیانتدار ہونا چاہیئے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ ۷۵-۱-۶۵ کے مطابق ہوگی۔ درخواستیں جلد از جلد چیف میڈیکل آفیسر کے نام آنی چاہئیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۵۲۔